89743 ـ بدعتی تقریبات میں انعامی مقابلے

سوال

ہماری مساجد میں (ماہ رمضان میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں ...) دینی تقریبات کے موقع پر انعامی مقابلہ کا اہتمام کیا جاتا ہے، تو کیا یہ انعام لینے جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

امت اسلامیہ کے لیے عید اور تہوار معدود اور معروف ہیں شریعت اسلامیہ میں اس کو بیان کیا گیا ہے، اور لوگوں کو ان کا خیال رکھنے پر ابھارا گیا ہے، ان تہواروں اور موسموں میں رمضان المبارك کی خیر و برکت کا موسم اور عید الفطر اور عید الاضحی اور عشرہ ذوالحجہ، اور یوم عاشوراء کا روزہ ہے.

ان میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم شامل نہیں، کیونکہ اس روز کے متعلق نہ تو شریعت میں کسی عبادت کی تخصیص ہے، اور نہ ہی کسی شعار اپنانے اور کوئی تقریب منتعد کرنے کی، بلکہ نہ تو صحابہ کرام نے اور نہ ہی تابعین عظام نے اور نہ ہی ان کے بعد آنے والے آئمہ کرام نے عید میلاد النبی منائی، اس لیے اگر کوئی شخص بھی ان کی جانب شریعت سے کچھ نسب کرتا ہے تو اس نے بدعت کا ارتکاب کیا، اور اس نے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو دین میں نہ تھی، ہماری اس ویب سائٹ میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن منانے کے بدعت ہونے کا بیان کئی ایك سوالات کے جوابات میں ہوا ہے.

آپ اس کی تفصیل درج ذیل سوالات میں دیکھ سکتے ہیں:

سوال نمبر (5219) اور (10070) اور (13810) اور (20889) اور (70317) کے جوابات.

دوم:

بلاشك اس دن انعامی مقابلہ منعقد کرنا اس دن کو منانے اور اس کا جشن منانا شمار ہوتا ہے، اور اسی میں شامل ہوتا ہے جو اسے عید مانتا ہے، اس لیے اس میں شریك ہونا یا پھر اس بدعتی موقع پر منعقد ہونے والے انعامی مقابلہ میں

شريك ہونا جائز نہيں وگرنہ اس ميں شريك ہونا بھى بدعت شمار ہو گا، اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ ہميں اس بدعت سے سلامتى و عافيت عطا فرمائے.

مستقل فتاوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ہے:

" امت ا

امت اسلاميہ كى معاونت كرتے ہوئے آپ كى اس مسئلہ ميں كيا رائے ہے كہ ميلاد نبى صلى اللہ عليہ وسلم كے موقع پر سكول اور فكيٹرى اور اداروں وغيرہ ميں چھٹى كرنا، اور تقارير اور ليكچر اور وعظ كرنا، جيسا كہ ہمارےہاں افريقہ ميں كيا جاتا ہے، كيا يہ صحيح ہے ؟

كميٹى كا جواب يہ تھا:

ميلاد النبى كى جشن منانا اور اس دن چھٹى كرنا بدعت ہے؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نہ تو خود ايسا كيا، اور نہ ہى ان كے صحابہ كرام نے ايسا كيا.

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان يہ ہے:

" جس كسى نے بھى ہمارے اس معاملہ ميں كوئى نئى چيز ايجاد كى جو اس ميں سے نہيں تو وہ رد ہے " انتہى.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (3 / 25).

سوم:

رہى شرعى تقريبات مثلا ماہ رمضان وغيرہ تو يہ مشروع ہے بلكہ اس كى ياد دہانى كرانا مستحب ہے، اور رمضان المبارك كے فضائل اور پہچان كرنا اور اس ميں مستحب اعمال بتانا، اور اس ماہ مبارك ميں جو اجروثواب ہے لوگوں كے علم ميں لانا، اور درس اور تقارير اور كنونشن منعقد كرانا شرعى خير و بھلائى كے مواسم كى تعليم دينے كا بہترين ذريعہ ہيں.

اور شرعى تقريبات كو زندہ كرنے كے وسائل ميں علمى انعامى مقابلہ جات، اور حفظ القرآن كے مقابلے ماہ رمضان ميں كرانا كيونكہ اس ماہ مبارك ميں لوگ اللہ تعالى كى طرف رجوع كرتے ہيں، اور قرآن مجيد كى زيادہ سے زيادہ تلاوت كرنے اور حفظ كرنے كى كوشش و جدوجھد كرتے ہيں، اور دينى احكام كى تعليم كى طرف راغب ہوتے ہيں، اس ليے اس طرح كے انعامى مقابلے منعقد كرنا اور اس ميں شركت ان شاء اللہ صحيح ہے اس ميں كوئى حرج نہيں.

چہارم:

ہماری اس ویب سائٹ پر مختلف قسم کے انعامی مقابلہ جات میں انعامات رکھنے کا تفصیلی بیان موجود ہے، اور صحیح یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ انعامی مقابلہ خیر و بھلائی اور دینی یا دنیاوی فائدہ پر مشتمل ہو، بلکہ احناف نے تو علم و حساب کے مقابلہ میں عوض کے جواز کو خاص کر بیان کیا ہے.

فتاوى الهندية میں درج ہے:

" جب اس جیسے کسی فقیہ بننے والے نے کہا: آؤ ہم مسائل میں مقابلہ کریں، اگر تم صحیح بیان کرو اور میں غلطی کر گیا تو آپ کو اتنا اتنا دونگا، اور اگر میں نے صحیح بیان کیا اور تم غلطی کر گئے تو میں آپ سے کچھ نہیں لونگا، یہ جائز ہے " انتہی.

دیکھیں: الفتاوى الهندية (5 / 324).

مزید آپ دیکھیں: رد المختار (6 / 404).

واللہ اعلم .